

سیلاب

اسباب، آزمائش و عذاب اور نجات



مولانا محمد الیاس گھمن
شعبہ اہل سنت
محققہ اللہ

خالقہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

- پاکستان کی موجودہ صورتحال: 4
- 1: طوفان نوح: 4
- طوفان بصورت بارش و سیلاب: 5
- عالمی سطح کا سیلاب: 5
- 1: انکار توحید و رسالت: 5
- 2: شرک: 6
- 3: تمسخر و تکبر: 7
- 4: مکاری: 8
- 5: گمراہی پھیلانا: 8
- 2: سیل عرم: 8
- قوم سبا کا تعارف: 9
- قوم سبا کے انجینئرز: 9
- تین منزلہ ڈیم: 9
- ڈیم کا حوض: 10

- 10..... ملک کے بارہ حصے بارہ نہریں:
- 10..... اللہ کی نعمتیں:
- 11..... شہر مآرب کی آب و ہوا:
- 11..... خدائی احکامات سے روگردانی:
- 11..... 13 انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے گئے:
- 12..... سخت طوفانی سیلاب:
- 12..... عذاب کی وجہ:
- 12..... آزمائش اور عذاب:
- 13..... ہماری بنیادی ذمہ داری:
- 13..... مرکز کے علماء کی زیر نگرانی امدادی سرگرمیاں:
- 14..... متاثرین کی ضروریات:
- 14..... سیلاب سے بچنے کی مسنون دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ نے قدرتی آفات: سیلاب، طوفان، زلزلے، تیز ہواؤں اور وباؤں کے کچھ ظاہری و عارضی اسباب اور کچھ باطنی و حقیقی اسباب مقرر فرمائے ہیں۔ ظاہری اسباب سے بحث کا تعلق ہمارے علم سے ہو سکتا ہے ہمارے عمل سے نہیں جبکہ باطنی اسباب کا تعلق ہمارے علم کے ساتھ ساتھ عمل کے ساتھ بھی ہے اس لیے کہ ظاہری اسباب بھی تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب باطنی و حقیقی اسباب پائے جاتے ہیں۔

پاکستان کی موجودہ صورتحال:

اس وقت تک ملک پاکستان کے اکثر علاقوں میں سیلاب کی وجہ سے 3 کروڑ لوگ بے گھر ہو گئے، ہزاروں کی تعداد میں اموات ہوئی ہیں۔ گھر گر گئے ہیں، مویشی اور گھریلو سامان بہہ گیا ہے، مارکیٹیں تباہ ہو گئی ہیں۔ تعلیمی ادارے منہدم ہو چکے ہیں۔

سیلاب کے حوالے سے قرآن کریم میں دو واقعات موجود ہیں یہ واقعات برائے واقعات نہیں بلکہ قرآن نے ان کے اسباب کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

1: طوفان نوح:

حضرت نوح علیہ السلام پہلے رسول ہیں جن کو احکام شریعت دیے گئے آپ سے پہلے بھی انبیاء کرام علیہم السلام گزرے ہیں لیکن نبوت کے ساتھ ساتھ رسالت کی ذمہ داری سب سے پہلے آپ کو دی گئی۔ آپ علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تک نہایت درد مندی سے اپنی قوم کو تبلیغ فرماتے رہے، چند (80) کے

قریب) لوگوں نے آپ کی بات کو مانا اس کے علاوہ باقی لوگ اپنے کفر اور بد اعمالیوں پر قائم رہے۔ آپ علیہ السلام کو فریضہ تبلیغ کی پاداش میں انتہائی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اذیتیں اٹھانا پڑیں، صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔

طوفان بصورت بارش و سیلاب:

آخر کار آپ علیہ السلام نے قوم پر بد دعا کی، اللہ نے اسے قبول فرمایا اور سیلاب کی صورت میں عذاب نازل فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا کہ آپ اور آپ پر ایمان لانے والے اس میں سوار ہو کر سیلاب کی تباہی سے بچ جائیں۔

عالمی سطح کا سیلاب:

چنانچہ تنور سے پانی اُبلنا شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری زمین پر پھیل گیا، جمہور مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ عالمی سیلاب تھا، نیچے سے سیلاب کا پانی جبکہ اوپر سے طوفانی بارش کا پانی، گویا اوپر نیچے سے عذاب آیا۔ اس عذاب سے صرف وہی لوگ بچے جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی بات کو مانا آپ پر ایمان لائے۔ جن لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی بات کو نہیں مانا وہ اس سیلاب میں غرق ہوئے جن میں حضرت نوح علیہ السلام کا کافر بیٹا کنعان بھی شامل تھا۔ ان کے پر آنے والے عذاب کے اسباب درج ذیل ہیں۔

1: انکار توحید و رسالت:

سب سے بنیادی سبب کفر تھا، انہوں نے توحید باری تعالیٰ اور حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت و رسالت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ آپ کی تکذیب کی، مجنون

کہا اور آپ کو دھمکیاں دیں۔ قرآن کریم میں ہے:

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَ قَالُوا مَجْنُونٌ وَّ

ازْدُجِرَ ﴿٩﴾

سورۃ القمر، رقم الایۃ: 9

نوح علیہ السلام کی قوم نے ہمارے بندے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا،

اور کہا کہ یہ دیوانے ہیں اور آپ کو دھمکیاں دیں۔

قرآن کریم میں دوسرے مقام پر ہے:

وَ قَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَيَّ الْأَرْضَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَبَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ

اِنْ تَذَرَهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَّ لَا يَلِدُوْا اِلَّا فٰجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾

سورۃ نوح، رقم الآيات: 26، 27

اور نوح علیہ السلام کہنے لگے اے میرے رب ان کافروں میں سے کوئی

ایک کافر بھی روئے زمین پر باقی نہ رہنے دیجیے آپ کی طرف سے عطا کیے ہوئے

علم شریعت کی روشنی میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے ان کو عذاب سے بچا

لیا تو یہ آپ کے باقی بندوں کو بھی گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد پیدا ہوگئی وہ

بدکار اور پکی کافر ہوگی۔

2: شرک:

دوسرا بڑا سبب شرک تھا، انہوں نے پانچ اولیاء (ود، سواع، یغوث،

یعوق اور نسر) کے مجسمے بنائے پہلے کچھ عرصہ ان کی صرف تعظیم کی، بعد میں

انہیں خدا کا شریک ٹھہرا کر انہی کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔ جسے قرآن کریم

نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا

يَعُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٣١﴾

سورۃ نوح، رقم الآیہ: 23

اس قوم کے سرداروں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اپنے معبودوں کو کبھی بھی مت چھوڑنا، نہ وڈ اور صواع کو کسی صورت چھوڑنا اور نہ ہی یعوث و یعوق اور نسر کو چھوڑنا۔

3: تمسخر و تکبر:

تیسرا بڑا سبب تمسخر و تکبر تھا جس کا نقشہ قرآن کریم نے الفاظ میں ذکر

کیا ہے:

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَ نَهَارًا ﴿٣٢﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي

إِلَّا فِرَارًا ﴿٣٣﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ

وَاسْتَعْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصْرَوْا وَاسْتَكْبَرُوا وَاسْتَكْبَرُوا ﴿٣٤﴾

سورۃ نوح، رقم الآیات: 5 تا 7

حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ سے بددعا کرتے ہوئے عرض کی: اے

میرے رب میں نے اپنی قومی کو رات اور دن آپ کے دین کی طرف بلایا، لیکن

میری دعوت کا نتیجہ میں وہ مجھ سے اور دور بھاگنے لگے، جب بھی میں انہیں ایسے

دین کی طرف دعوت دیتا تاکہ وہ اس پر عمل کریں اور آپ کی مغفرت فرمائیں تو

انہوں نے تمسخر اور استہزاء کے طور پر اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اپنے

سروں پر کپڑے لپیٹ لیے تاکہ وہ مجھے نہ دیکھ سکیں اور اپنی ضد پر اڑے رہے اور

ایمان قبول کرنے سے تکبر اختیار کیا۔

4: مکاری:

چوتھا بڑا سبب وہ مکاری ہے جسے قرآن کریم نے مَكْرًا كُبْرًا کہا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کے خلاف سازشیں کرتے اور انہیں اذیتیں دیتے تھے۔

5: گمراہی پھیلانا:

پانچواں بڑا سبب یہ ہے جسے قرآن کریم نے وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا کے الفاظ سے ذکر کیا ہے یعنی لوگوں میں گمراہی پھیلاتے تھے، حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت میں شکوک و شبہات پیدا کر کے لوگوں کو دور کرتے تھے۔

2: سیل عرم:

قرآن کریم نے جن اقوام کا تذکرہ کیا ہے ان میں ایک قوم سا بھی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكِهُمْ آيَةٌ ۚ جَنَّتْنِ عَنْ يَمِينٍ وَ شِمَالٍ ۚ
كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوا لَهُ ۗ بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ وَ رَبُّ غَفُورٌ ۝
فَاعْرَضُوا فَارْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ
ذَوَاتِي أُكُلٍ حَمْطٍ وَ أَنْثَلٍ وَ شِئٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝
كَفَرُوا ۗ وَ هَلْ نُجِزِي إِلَّا الْكَفُورَ ۝

سورۃ سبأ، رقم الآيات: 15 تا 17

ترجمہ: کئی بات ہے کہ قوم سبأ کے لیے ان کی وطن میں ایک بہت بڑی نشانی موجود تھی جہاں ان کی رہائشیں تھیں، دائیں اور بائیں دونوں جانب باغات کے سلسلے تھے (ان سے کہا گیا کہ) اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، ایک تو بہترین شہر ہے اور دوسرا پروردگار بھی بخشنے والا ہے۔ پھر بھی انہوں نے

ہمارے احکامات سے منہ موڑا، جس کی وجہ سے ہم نے ان پر بند والا سیلاب چھوڑ دیا اور ان کے دو طرفہ باغات کو ایسے دو باغوں سے تبدیل کر دیا جو بد مزہ پھلوں، جھاؤ کے درختوں اور تھوڑی سی بیڑیوں پر مشتمل تھے یہ سزا ہم نے ان کو اس لیے دی کہ انہوں نے ناشکری کی اور ایسی سزا ہم بڑے بڑے ناشکری کرنے والوں کو دیتے ہیں۔

قوم سبا کا تعارف:

یہ یمن میں آباد تھی، اپنے زمانے میں تہذیب و تمدن، سائنس و ٹیکنالوجی اور انجینئرنگ میں اپنی مثال آپ تھی۔ قوم سباجن بستیوں میں آباد تھی ان میں زراعت کے لیے ندی نالوں کا پانی کام آتا تھا، 70 چھوٹے بڑے ندی نالے ایسے تھے جن میں خاص اوقات میں پانی آتا تھا۔ سال کے سال جو پانی آتا تھا وہ کم ہوتا تھا، جس کی تقسیم پر ان میں باہمی لڑائی جھگڑا اور قتل و قتل پایا جاتا تھا۔ برسات کے دنوں میں پانی کی فراوانی اور تیزی کی وجہ سے ان کے جان، مال، عمارات اور زراعت کا بہت نقصان ہوتا تھا۔

قوم سبا کے انجینئرز:

ملکہ بلقیس نے جب اقتدار سنبھالا تو یہاں کے لوگوں نے سالانہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی ملکہ سے شکایت کی، اس نے قوم سبا کے انجینئرز اکٹھے کیے، ان کے سامنے صورتحال رکھی اور اس کا حل پوچھا۔

تین منزلہ ڈیم:

انہوں نے تین منزلہ ڈیم بنانے کی تجویز دی، دو پہاڑوں کے درمیانی

درہ کو جس کی لمبائی 3 میل اور چوڑائی بھی 3 میل تھی، انہوں نے بڑی بڑی چٹانوں کو سیسہ (ایک دھات کا نام) اور لوہے کی ذریعے جوڑ کر مضبوط دیوار بنائی۔

ڈیم کا حوض:

اس ڈیم کے نیچے بہت بڑے رقبے پر ایک حوض بنایا۔ پہلے درجے کی ضرورت کے مطابق ڈیم کی سب سے اوپر والی منزل کے دروازے کھولتے وہاں سے پانی حوض میں آجاتا، جب مزید ضرورت ہوتی تو دوسری منزل کے دروازے کو کھول دیتے اور پانی حوض میں آجاتا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ عام طور پر تیسری (سب سے نچلی) منزل کے دروازے کھولنے کی نوبت نہیں آتی تھی۔

ملک کے بارہ حصے بارہ نہریں:

ملک کو بارہ برابر حصوں میں تقسیم کیا، پھر اس کے رہنے والوں کے لیے اس حوض سے بارہ نہریں نکالیں اور ان میں ایسی کاری گری دکھائی کہ بارہ کی بارہ نہروں میں پانی ایک ہی رفتار کے مطابق جاتا اور اس کا تجربہ انہوں نے حوض میں خشک میٹگنیاں ڈال کر کیا، سب کی رفتار کو برابر پایا۔ یہ ڈیم یمن کے شہر ”مارب“ میں بنایا گیا، اسی کو ”سدِ مارب“ کہتے ہیں۔

اللہ کی نعمتیں:

اللہ رب العزت نے ان پر اپنی نعمتوں کے دروازے کھول دیے، ان کی زمینیں بہت زرخیز بنا دیں، ان کی سڑکوں کے دونوں اطراف میں پھل دار درختوں (جن میں الاٹچی، دار چینی، سیب وغیرہ) کے باغات پیدا فرمادیے، ان سے کہا گیا کہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے کھاؤ پیو اور اس کا شکر ادا کرو کیونکہ

اللہ نے تمہیں بہترین شہر عطا کیا ہے اور تمہاری لغزشوں کو رب تعالیٰ بخشنے والا ہے۔ پھلوں کی اتنی کثرت تھی کہ اگر کوئی سر پر خالی ٹوکری رکھ کر باغ کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک جاتا تو درختوں سے توڑے بغیر اس کی ٹوکری پھلوں سے بھر جاتی۔

شہر مآرب کی آب و ہوا:

آب و ہوا ایسی فرحت بخش، روح پرور اور صحت افزاء کہ کوئی موذی جانور (سانپ، بچھو، پتو، کھٹل، جوئیں اور حشرات الارض یا درندے) اس میں زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ اگر باہر کے کسی علاقے کا کوئی شخص اس شہر میں داخل ہوتا اور اس کے کپڑوں میں کھٹل پسویا اس کے سر میں جوئیں ہوتیں تو اس شہر کی حدود میں داخل ہوتے وہ سب چیزیں مر جاتیں۔ ان کے منہ کے ذائقے خراب نہیں ہوتے تھے، بد ہضمی اور معدے کی تکالیف کی شکایات بھی نہیں ہوتی تھیں۔

خدائی احکامات سے روگردانی:

الغرض! اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشحالی، صحت، امن و امان اور سیاسی استحکام جیسی سب نعمتوں سے خوب خوب نوازا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ لوگ ان نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے بجائے عیاشیوں میں مگن ہو گئے۔ اللہ کے احکامات کو بھلا بیٹھے، ناشکری پر اتر آئے، یہاں تک کہ شرک کرنے لگے۔

13 انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے گئے:

اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح و فلاح کے لیے یکے بعد دیگرے 13 انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ لیکن یہ قوم اپنی خوشحالی، امن و امان، صحت

اور مال و دولت پر اترانے لگی، انبیاء کرام علیہم السلام نے انہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن یہ نہ مانے۔

سخت طوفانی سیلاب:

بالآخر ان پر عذاب آیا اور وہ ڈیم ٹوٹ گیا ایک زبردست سیلاب آیا اور سارا علاقہ زیر آب آکر صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ اب خوشحالی نہ امن و امان، شادابی نہ سیاسی استحکام، فراوانی نہ تجارت و زراعت۔ سب لٹ گیا، سب سیلاب نے بہا دیا۔

عذاب کی وجہ:

اللہ رب العزت نے اس کی وجہ قرآن کریم میں یہ ذکر فرمائی کہ انہوں نے ہمارے احکامات سے منہ پھیرا، اعراض کیا۔ جس کی وجہ سے ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا پہلے ان کے دونوں اطراف میں پھل دار درختوں کے باغات تھے اب ان کی جگہ بدمزہ پھلوں، جھاؤ کے درختوں اور جنگلی کڑوی کیسی بییریاں آگ آئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ان کی ناشکری کی سزا تھی اور ایسی سخت سزا ہم بڑے بڑے ناشکروں کو دیا کرتے ہیں۔

مذکورہ حقائق سے معلوم ہوا کہ عذاب کے کئی اسباب اور مختلف وجوہات ہوتی ہیں، عذاب کی کئی شکلیں ہوتی ہیں اور ان کا حل صرف یہی ہے کہ انسان اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔

آزمائش اور عذاب:

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ وَ

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾

سورۃ الانفال، رقم الآیہ: 25

ترجمہ: اور اس وبال سے ڈرو جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہو گا۔ اور اس بات کا یقین رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

آج جن علاقوں میں تیز طوفانی بارشیں ہو رہی ہیں یا سیلاب آیا ہوا ہے۔ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ان علاقوں میں رہنے والے تمام لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے ہے بلکہ گناہ گار اور خدا کے غضب کو دعوت دینے والے لوگ تعداد میں کم ہوں گے ان پر عذاب بصورتِ عذاب جبکہ باقی لوگوں پر عذاب بصورتِ آزمائش ہے۔

ہماری بنیادی ذمہ داری:

ہماری اسلامی اور قومی ذمہ داری ہے کہ بے آسرا، متاثرہ لوگوں کا سہارا بنیں۔ قرآن و سنت میں اس ذمہ داری کی ادائیگی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عملی زندگی میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ الحمد للہ! متاثرہ علاقوں میں علماء کرام کی زیر نگرانی مختلف جماعتیں ادارے اور تنظیمیں بہت منظم اور لائق تحسین کام کر رہی ہیں۔

مرکز کے علماء کی زیر نگرانی امدادی سرگرمیاں:

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے اساتذہ و علماء کرام کی ٹیمیں بھی متاثرہ علاقوں میں امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ جن میں بطور خاص سندھ، جنوبی پنجاب اور خیبر پختونخوا کے متاثرہ علاقوں میں کام مسلسل جاری ہے متاثرہ علاقوں میں پکا پکایا کھانا، خشک راشن، سلے ہوئے کپڑے اور نقدی کی

صورت میں بھرپور امداد کی جارہی ہے۔

متاثرین کی ضروریات:

متاثرین کے مکان بنانے کے لیے نقد رقم، فی الحال رہنے کے لیے خیموں اور خوراک کے لیے، کھانا، خشک راشن، بستر، سلے سلانے کپڑے، جوتے، برتن، صاف پانی، ادویات کی ضرورت ہے اسی طرح بچوں کے لیے خشک دودھ، فیڈر اور ریڈی میڈ کپڑوں وغیرہ کی اشد ضرورت ہے۔

سیلاب سے بچنے کی مسنون دعا:

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ بِنِ مَطْعُونٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْأَعْمِيَيْنِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَعْمِيَانِ؟ قَالَ: السَّيْلُ وَالْبَعِيرُ الصَّوُولُ.

البعجم الكبير للطبرانی، رقم الحدیث: 858

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ سے دو اندھی آفات کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ پوچھا گیا کہ دو اندھی بلائیں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیلاب اور کاٹنے والا اونٹ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ عافیت والا معاملہ فرمائے۔ آمین بجاہ النبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

مصباح

پیر، 29 اگست، 2022ء